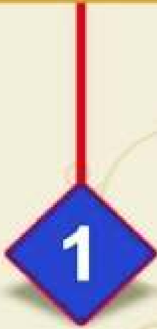
درس چالیس حدیثیں







﴿مرتب﴾

حضرت
مولانا محمد علاء الدین قاسمی حفظہ اللہ

ناشر: خانقاہ اشرفیہ مکتبہ رحمت عالم رحمانی چوک پالی گھنشیام پور ضلع دربھنگہ (بہار)

درس چالیس حدیثیں

﴿مرتب﴾

حضرت

مولانا محمد علاء الدین قاسمی حفظہ اللہ

ناشر: خانقاہ اشرفیہ مکتبہ رحمت عالم رحمانی چوک پالی گھنشیام پور ضلع دربھنگہ (بہار)

KHANQUAH ASHRAFIA M-R-ALAM

E-Mail:Abdullahdbg19994@gmail.com

Contact:7654132008

7631355267

طبع ثانی ۱۴۳۹ھ ۲۰۱۸ء

نام کتاب : چالیس حدیثیں

مرتب : حضرت مولانا محمد علاء الدین قاسمی

کتابت : عبداللہ علاء الدین قاسمی

صفحات : ۴۱

تعداد :

قیمت :

ملنے کے پتے

خانقاہ اشرفیہ ومکتبہ رحمت عالم رحمانی چوک پالی گھنشیام پور ضلع دربھنگہ (بہار)

مولانا عبدالمجید صاحب قاسمی صدر مدرسہ دارالعلوم محمودیہ سلطانی پوری (دہلی)

KHANQUAH ASHRAFIA

Maktaba Rahmat E Alam Alam Rahmani Chowk Pali

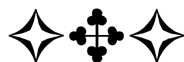
E-Mail Abdullahdbg1994@gmail.com

Mobile:7654132008

7631355267

فہرست

دس حدیثوں کا ضمیمہ



بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعَالَمِيۡنَ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّسَيِّدِ الۡاَنۡبِيَاءِ وَالۡمُرۡسَلِيۡنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ اَجۡمَعِيۡنَ:

آغاز کتاب:

چہل حدیث کی اہمیت

عرصہ دراز سے بعض مخلصین مجھ سے گوش گزار واصرار فرما رہے تھے کہ مبتدی طلباء مدارس ہندو پاک کیلئے اردو زبان میں ایک کتاب درس صحیح چالیس حدیثیں مرتب کی جائے۔

چنانچہ راقم نے چند سال پہلے یہ کتاب تحریر کی تھی جس کا ایک ایڈیشن شائع بھی ہوا تھا۔

طویل وقفہ کے بعد پھر قارئین کی طرف سے اس کی طباعت ثانیہ کیلئے مطالبے ہونے لگے۔

تاہم ہنگامۂ مصروفیات ومشاغل کی بناء پر اس طرف توجہ کرنے سے قاصر رہا، حال میں عبداللہ علاء الدین ودیگر مخلصین ومحبین نے اس سلسلہ میں دوبارہ تلقین کی تو میں نے اس فرصت کو قیمتی جان کر آغاز سفر کردیا۔ اور الحمد للہ یہ مجموعہ احادیث صحیحہ چند دنوں کی محنت مسلسل کے بعد نظر ثانی کے مرحلہ سے گزر

کر پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا۔ فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَلَہُ الْمَنۃَ۔

یہ مجموعہ درحقیقت میں نے ان نونہالان اسلام کی ضروری وزریں تربیت کیلئے تیار کر کے صفحۂ قرطاس کے حوالہ کیا ہے جنہوں نے شعوری زندگی کے ابتدائی مراحل میں قدم رکھا ہے۔

یہ احادیث صحیحہ، ایک طرف طالب علم کی تربیت کیلئے انمول تحفہ ہیں تو دوسری طرف عوام الناس کی اصلاح کیلئے سامان عبرت، والدین اور اساتذۂ مدارس کو چاہئے کہ بچوں کو یہ احادیث مع معانی حفظ کرانے کی تلقین کریں اور باضابطہ ان کو سبق کے طور پر پڑھا کر سنا کریں تا کہ ابتداء عمر سے ان کا ذہن ودماغ ان کی روشنی میں پرورش پا کر صراط مستقیم اور مبارک وتابناک مستقبل کیلئے مستعد ومتحرک رہے۔

عربی کا مشہور مقولہ ہے، اَلْعِلْمُ فِي الصِّغَرِ كَالنَّقْشِ عَلَى الْحَجَرِ بچپن کی تعلیم دل پر پتھر کی طرح نقش ہو جاتی ہے۔

خدائے ذوالفضل والکرم سے رجاء کامل ہے کہ تربیت اطفال کا یہ قیمتی مجموعہ احادیث صحیحہ مینار ترقی وعظمت کو سر کرنے میں ایک بنیادی زینہ ثابت ہوگا اور ان شاء اللہ جسم کی تطہیر، روح کی پاکیزگی، عقل کے صقیل کرنے اور فکر صحیح وزرخیز اور فکر اسلامی کی تربیت وتعمیر میں اہم

رول بھی ادا کرے گا۔ جب تعلیم کا آغاز دینی واسلامی تربیت کے اس سنہرے دور سے ہوگا تو انجام بھی انشاءاللہ بلا شبہ اپنے حسین ثمرات ونتائج سے ہمکنار رہوگا۔

علاءالدین قاسمی

خانقاہ اشرفیہ ومکتبہ رحمت عالم رحمانی چوک پالی گھنشیام پور ضلع دربھنگہ بہار (انڈیا)

۱۶ شوال المکرم ۱۴۳۹ھ

چالیس احادیث کی فضیلت

(۱)عن علی بن أبی طالب رضی الله عنه قال قال النبی ﷺ : من حفظَ عَلی اُ مَّتِی اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثاً من أَمرِ دِینِها بعثهُ اللهُ یومَ القیامةِ من زمرةِ الفقَهاءِ والعلماءِ . وفی روایة: بعثهُ اللهُ فقیها عالما و کنتُ لهُ یومَ القیامةِ شافعًا وشهیدا ۔[1]

حضرتِ علیؓ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے میری امت کو دینی امور سے متعلق چالیس حدیثیں یاد کرائیں وہ قیامت کے روز فقیہ و عالم کے زمرے میں اٹھایا جائے گا اور ایک روایت میں ہے کہ میں اس کا سفارشی اور گواہ بنوں گا۔

ایمان

(۲)عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِيمَانُ قَالَ الْإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَ كِتَابِهِ وَلِقَائِهِ وَرُسُلِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ الْآخِرِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤَدِّيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا

---

[1] الأربعون النووية

الْإِحْسَانُ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَأَنَّکَ تَرَاہُ فَإِنَّکَ إِنْ لَا تَرَاہُ فَإِنَّہُ یَرَاکَ۔[1]

حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لوگوں میں کھڑے تھے کہ ایک آدمی آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تو اللہ پر پورا ایمان رکھتا ہو اس کے فرشتوں، کتابوں اور رسولوں پر ایمان رکھتا ہو اور اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا یقین رکھتا ہو قیامت اور حشر کو پورے طور پر ماننا۔ پھر اس نے پوچھا کہ اسلام کیا ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرنا، شرک سے محفوظ رہنا، نماز ادا کرنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا، اس کے بعد پھر پوچھا کہ احسان کسے کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت اس طرح کرے جیسے تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر یہ نہیں ہوسکتا تو اتنا ہی یقین رکھے کہ وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے۔

بیت الخلاء میں جاتے وقت کی دعاء

(۳) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔[2]

---

[1] مسند أحمد: 15/304، حديث نمبر: (9501)

[2] صحیح ابن ماجہ ۲۹۸۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے آپ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ دعاء پڑھتے اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

ترجمہ: یا اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں گندی اور بری چیزوں اور ہر قسم کے شیطان سے۔(خواہ مذکر ہو یا مؤنث)

پاکی کیلئے کم سے کم تین ڈھیلے لینا چاہیے

(۴)عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنَّ صَاحِبَكُمْ لَيُعَلِّمُكُمْ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قَالَ أَجَلْ نَهَانَا أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ أَوْ نَسْتَنْجِيَ بِأَيْمَانِنَا أَوْ نَكْتَفِيَ بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ.[۳]

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ان سے کہا کہ تمہارے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے تم کو تمام چیزوں کی تعلیم دی یہاں تک کہ پاخانہ کرنا بھی سکھلایا۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا بلاشبہ ہم کو پاخانہ کرنا بھی سکھلایا اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہم لوگوں کو پاخانہ پیشاب کے وقت قبلہ کی جانب چہرہ کرنے اور دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنے کی ممانعت فرمائی۔

[۳] (سنن النسائی (1/ 41) حدیث نمبر: 41)

تشریح: بعض مقامات پر تین دفعہ پانی کے استعمال سے بھی یہ سنت ادا ہو جائے گی اگر ڈھیلوں کی جگہ اس کی نیت ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ

(۵)عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوًا مِنْ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔[1]

حمران کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عثمان غنیؓ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، انہوں نے سب سے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا، پھر دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا، پھر تین مرتبہ چہرہ دھویا، کلی بھی کی اور ناک میں پانی بھی ڈالا، تین مرتبہ کہنیوں سمیت بازوؤں کو بھی دھویا، پھر سر کا مسح کر کے تین تین مرتبہ ٹخنوں سمیت پاؤں دھو لئے اور فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے جس کے بعد نبی (صلی اللہ علیہ

[1] مسند أحمد (1/ 480)(421)

وآلہ وسلم) نے یہ فرمایا تھا کہ جو شخص میری طرح ایسا ہی وضو کرے اور دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ اپنے دل میں خیالات اور وساوس نہ لائے تو اللہ تعالیٰ اس کے گذشتہ تمام گناہ معاف فرمادے گا۔

نماز کا حساب ہوگا

(٦)عَنْ حُرَيْثِ بْنِ قَبِيصَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ قَالَ قُلْتُ اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَجَلَسْتُ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَقُلْتُ إِنِّي دَعَوْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَحَدِّثْنِي بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَنْفَعَنِي بِهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ بِصَلَاتِهِ فَإِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ.[٢]

حریث بن قبیصہ سے روایت ہے کہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا اے اللہ! تو مجھے ایک ساتھی اور رفیق عطا فرما تو میں ابوہریرہ ؓ کے پاس بیٹھ گیا اور میں نے کہا میں نے اللہ سے دعا کی تھی کہ مجھ کو نیک ساتھی عطا فرما پس مجھ سے تم کوئی حدیث بیان کرو کہ جو تم نے رسول کریم (صلی اللہ علیہ

---

[٢] (سنن النسائی (1/ 251) 464)

وآلہ وسلم) سے سنی ہو۔ ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو اس کی وجہ سے فائدہ عطاء فرمائے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے سنا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا اگر نماز عمدہ نکل آئے (یعنی شرائط کے مطابق اور ارکان کے مطابق اپنے وقت پر نماز ادا کی) تو وہ شخص مراد کو پہنچ گیا اور نماز بری نکل آئی تو وہ شخص خسارہ اور نقصان میں پڑ گیا اور برباد ہو گیا۔

مفلس کون ہے

(۷) عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا وَقَذَفَ هَذَا وَأَكَلَ مَالَ هَذَا وَسَفَكَ دَمَ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ۔[1]

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے

[1] صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 2078

فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہم میں مفلس وہ آدمی ہے کہ جس کے پاس مال اسباب نہ ہو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا قیامت کے دن میری امت کا مفلس وہ آدمی ہوگا کہ جو نماز روزے زکوٰۃ و غیرہ سب کچھ لے کر آئے گا لیکن اس آدمی نے دنیا میں کسی کو گالی دی ہوگی اور کسی پر تہمت لگائی ہوگی اور کسی کا مال کھایا ہوگا اور کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا تو ان سب لوگوں کو اس آدمی کی نیکیاں دے دی جائیں گی اور اگر اس کی نیکیاں ان کے حقوق کی ادائیگی سے پہلے ہی ختم ہو جائیں گی تو ان لوگوں کے گناہ اس آدمی پر ڈال دیے جائیں گے پھر اس کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

چغل خور جنت میں نہیں جائے گا

(۸)عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى حُذَيْفَةَ فَقِيلَ إِنَّ هَذَا يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى الْأُمَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ۔[۲]

ہمام بن حارث کہتے ہیں کہ ہم حضرت حذیفہؓ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے تو ایک آدمی آکر ہمارے ساتھ بیٹھ گیا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے

---

[۲] (مسند أحمد (38/ 335) 23305)

کہا گیا کہ یہ آدمی لوگوں کی باتیں حاکم تک پہنچا دیتا ہے تو حضرت حذیفہؓ نے اس آدمی کو سنانے کے ارادے سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

گالی دینا حرام ہے

(۹)عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِئِ مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ۔[1]

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب دو آدمی آپس میں گالی گلوج کریں تو گناہ ابتداء کرنے والے پر ہی ہوگا جب تک کہ مظلوم حد سے نہ بڑھے (یعنی زیادتی نہ کرے)۔

زمانہ کو گالی دینا حرام ہے

(۱۰)عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: "يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَقُولُ: يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَإِنِّي أَنَا الدَّهْرُ، أُقَلِّبُ لَيْلَهُ وَنَهَارَهُ، فَإِذَا شِئْتُ قَبَضْتُهُمَا"[2]

---

[1] صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 2090

[2] .(صحیح مسلم: 4/1762، حدیث نمبر: 2246، کتاب الْأَلْفَاظِ مِنَ الْأَدَبِ وَغَيْرِهَا)

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ ابن آدم مجھے تکلیف دیتا ہے وہ کہتا ہے ہائے زمانے کی ناکامی پس تم میں سے کوئی یہ نہ کہے ہائے زمانے کی ناکامی کیونکہ میں ہی زمانہ ہوں میں اس کے رات اور دن کو بدلتا ہوں اور جب میں چاہوں گا ان دونوں کو بند کر دوں گا۔

حیا اور شرم، ایمان کا اٹوٹ انگ ہے

(۱۱)عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ - أَوْ بِضْعٌ وَسِتُّونَ - شُعْبَةً، فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ۔[۳]

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا ایمان کی کچھ اوپر ستر یا کچھ اوپر ساٹھ شاخیں ہیں جن میں سب سے بڑھ کر لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ کا قول ہے اور سب سے ادنی تکلیف دہ چیز کو راستہ سے دور کر دینا ہے اور حیاء بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک اور مہمان کی تعظیم ایمان کی اہم شاخ ہے

(۱۲)عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ

[۳] (صحیح مسلم: 63/1، حدیث نمبر: 35، كِتَابُ الْإِيمَانَ)

كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنْ إِلَى جَارِهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْلِيَسْكُتْ۔

حضرت ابوشریح خزاعی سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ اور آخرت کے روز پر یقین رکھتا ہو اس کو چاہئے کہ پڑوسی کے ساتھ بہتر سلوک کرے، اور جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہئے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموشی اختیار کرے۔

وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو

(۱۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ۔[1]

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ روسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا: وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو

ہاتھ، زبان اور دل سے بُرائی کو ختم کرنا بھی ایمان کا ایک اہم حصہ ہے

(۱۴) عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ

[1] صحیح مسلم: 68/1، حدیث نمبر: 46، كِتَابُ الْإِيمَانِ)

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ«[۲]

طارق بن شہاب سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مروان نے عید کے دن نماز سے پہلے خطبہ دینا شروع کیا جو کہ پہلے کبھی نہیں ہوا تھا، یہ دیکھ کر ایک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا مروان! تم نے خلافِ سنت کام کیا ہے، اس نے کہا کہ یہ چیز متروک ہوچکی ہے، اس مجلس میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بھی تھے، انہوں نے کھڑے ہو کر فرمایا اس شخص نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی، میں نے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے جو شخص کوئی برائی ہوتے ہوئے دیکھے اور اسے ہاتھ سے بدلنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو ایسا ہی کرے، اگر ہاتھ سے بدلنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو زبان سے اور اگر زبان سے بھی نہیں کرسکتا تو دل سے اسے برا سمجھے اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔

مومن ایک بل سے دوبار ڈسا نہیں جاتا

(۱۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ۔[۳]

---

[۲] :(صحیح مسلم 69/1، حدیث نمبر: 49، كِتَابُ الْإِيمَانَ)

[۳] (صحیح مسلم :2295/4، حدیث نمبر: 2998، كِتَابُ الزُّهْدِ وَالرَّقَائِقِ)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاسکتا۔

سب سے بڑا گناہ

(١٦)عَنْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: »أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟« ثَلَاثًا »الْإِشْرَاكُ بِاللهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَشَهَادَةُ الزُّورِ - أَوْ قَوْلُ الزُّورِ -« وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا، فَجَلَسَ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى قُلْنَا: لَيْتَهُ سَكَتَ۔[1]

عبدالرحمن بن ابی بکرؓ اپنے باپ حضرت ابوبکرہؓ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں گناہوں میں سب سے بڑے گناہ سے آگاہ نہ کروں! تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ وہ گناہ یہ ہیں اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا اور والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا یا فرمایا جھوٹی بات کہنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ٹیک لگائے ہوئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھ گئے اور باربار یہی فرماتے

---

[1] (صحیح مسلم: 91/1، حدیث نمبر: 87، كِتَابُ الْإِيمَانِ)۔

رہے یہاں تک کہ ہم نے دل میں کہا کاش آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموشی اختیار فرماتے۔

جو شخص ذرہ برابر شرک نہیں کرے گا وہی جنت میں جائے گا

(۱۷)عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا الْمُوجِبَتَانِ؟ فَقَالَ: »مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ۔[۲]

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے کسی کو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرایا وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔

جس کے دل میں ذرہ برابر بھی غرور ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا

(۱۸)عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ« قَالَ رَجُلٌ: إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنَةً، قَالَ: »إِنَّ اللهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ، الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ، وَغَمْطُ النَّاسِ۔[۳]

---

[۲] .(صحیح مسلم :1/94،حدیث نمبر: 93، كِتَابُ الْإِيمَانَ)۔

[۳] (صحیح مسلم :1/93،حدیث نمبر: 91، كِتَابُ الْإِيمَانَ)

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا اس پر ایک آدمی نے عرض کیا کہ ایک آدمی چاہتا ہے کہ اس کے کپڑے اچھے ہوں اور اس کی جوتی بھی اچھی ہو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جمیل ہے اور جمال ہی کو پسند کرتا ہے تکبر تو حق کی طرف سے منہ موڑنے اور دوسرے لوگوں کو کمتر سمجھنے کو کہتے ہیں۔

اسلام کی پانچ بنیادیں

(۱۹)عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: »بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسَةٍ، عَلَى أَنْ يُوَحَّدَ اللهُ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَصِيَامِ رَمَضَانَ، وَالْحَجِّ۔[1]

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: صرف ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور اس کے علاوہ ہر چیز کی عبادت سے انکار کرنا، پابندی سے نماز پڑھنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

کسی مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے

(۲۰)عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

[1] (صحیح مسلم: 45/1، حدیث نمبر: 16، كِتَابُ الْإِيمَانِ)

وَسَلَّمَ: »سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ۔ [۲]

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا برا بھلا کہنا فسق ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

مسلمان تو وہی ہے جس سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں

(۲۱)عن عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، يَقُولُ: إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ؟ قَالَ: »مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ۔ [۳]

عبداللہ ابن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے پوچھا کہ کونسا مسلمان سب سے بہتر ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

اللہ کے راستے میں خرچ کرنے والے اور نہ کرنے والے کا انجام

(۲۲)عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ، فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا: اللهُمَّ، أَعْطِ

---

[۲] (صحیح مسلم :81/1،حدیث نمبر: 64، كِتَابُ الْإِيمَانَ)

[۳] صحیح مسلم :65/1،حدیث نمبر: 40، كِتَابُ الْإِيمَانَ)

مُنْفِقًا خَلَفًا، وَيَقُولُ الْآخَرُ: اللهُمَّ، أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا ۔[1]

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا ہر دن جس میں بندے صبح کرتے ہیں دو فرشتے اترتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والوں کو اچھا بدلہ عطا فرما اور دوسرا کہتا ہے اے اللہ بخیل کو ہلاک کر۔

دھوکہ دینے والے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی رشتہ نہیں

(۲۳)عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا، فَنَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا فَقَالَ: »مَا هَذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ؟« قَالَ أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: »أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ كَيْ يَرَاهُ النَّاسُ، مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي ۔[2]

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) غلہ کے ایک ڈھیر پر سے گزرے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس میں اپنا مبارک ہاتھ ڈالا تو انگلیاں تر ہوگئیں، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے غلہ کے مالک سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ بارش کی وجہ سے بھیگ گیا ہے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کیا تم یہ تر حصہ اوپر نہیں کر سکتے

[1] (صحیح مسلم :700/2،حدیث نمبر: 1010، كِتَاب الزَّكَاةِ)

[2] (صحیح مسلم :99/1،حدیث نمبر: 102، كِتَابُ الْإِيمَانَ)

تھے کہ لوگ اس کو دیکھ لیتے پھر فرمایا جس نے دھوکہ دیا ہو مجھ سے نہیں۔

دھوکہ دینا بڑا گناہ ہے

(۲۴)عَنۡ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ: لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ، يُرۡفَعُ لَهُ بِقَدۡرِ غَدۡرِهِ۔ [۳]

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر عہد شکن کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا اور اسے اس کی عہد شکنی کے برابر بلند کیا جائے گا۔

چوری کی سزا

(۲۵)عَنِ ابۡنِ عُمَرَ، «أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ سَارِقًا فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ۔ [۴]

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے چور کا ہاتھ ایک ایسی ڈھال کے بدلہ میں کاٹا جس کی قیمت تین دراہم تھے۔

انڈا چرانے پر ہاتھ کاٹا جائے گا

(۲۶)عَنۡ أَبِي هُرَيۡرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ اللهُ

---

[۳] (صحیح مسلم: 1361/3، حدیث نمبر: 1738، كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ)

[۴] (صحیح مسلم: 1313/3، حدیث نمبر: 1686، كِتَابُ الْحُدُودِ)

السَّارِقَ، يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ، وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ۔[1]

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا انڈا چوری کرنے والے چور پر اللہ لعنت کرتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور جو رسی چوری کرتا ہے اس کا ہاتھ بھی کاٹا جائے گا۔

زیادہ جھگڑا کرنے والے کا انجام

(۲۷) عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ۔[2]

سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا اللہ کا سب سے ناپسندیدہ آدمی وہ ہے جو سخت جھگڑنے والا ہو۔ اور مجھے مسلسل غلام کی (آزادی) کیلئے نصیحت فرماتے رہتے یہاں تک کہ مجھے یہ یقین ہو گیا کہ کہیں اس کی آزادی کا بھی وقت مقرر نہ کر دیں۔

ہر نشہ والی چیز حرام ہے

(۲۸) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، إِنَّ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ أَنْ

[1] (صحیح مسلم: 1314/3، حدیث نمبر: 1687، كِتَابُ الْحُدُودِ)

[2] (صحیح مسلم: 2054/4، حدیث نمبر: 2668، کتاب الْعِلْمِ)

يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ« قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ؟ قَالَ: »عَرَقُ أَهْلِ النَّارِ «أَوْ »عُصَارَةُ أَهْلِ النَّارِ-[3]

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ چیستان سے ایک آدمی آیا اور چیستان ایک شہر ہے اس آدمی نے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے اس شراب کے بارے میں پوچھا جو ان علاقوں میں پی جاتی تھی اور وہ شراب جو سے تیار ہوتی ہے اس شراب کو مزر کہا جاتا ہے تو نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا وہ شراب نشہ والی ہے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا ہر نشہ والی چیز حرام ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا اس آدمی کے لئے وعدہ ہے کہ جو آدمی نشہ والی چیز پیئے گا اسے اللہ تعالیٰ طینۃ الخبال پلائیں گے صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) طینۃ الخبال کیا چیز ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا دوزخیوں کا پسینہ ہے۔

جو دنیا میں شراپ پیئے گا وہ جنت کے مشروب سے محروم رہے گا

(۲۹)عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ، إِلَّا أَنْ يَتُوبَ-[4]

---

[3] (صحیح مسلم: 3/1587، حدیث نمبر: 2002، کتاب الْأَشْرِبَةِ)

[4] (صحیح مسلم: 3/1588، حدیث نمبر: 2003، کتاب الْأَشْرِبَةِ)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا جس آدمی نے دنیا میں شراب پی تو وہ آخرت میں (شراب طہور) نہیں پی سکے گا سوائے اس کے کہ وہ توبہ کر لے۔

داہنے ہاتھ سے کھاؤ

(۳۰)عن ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ، وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ، وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ۔[1]

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی کھانا کھائے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب پیئے تو اپنے دائیں ہاتھ سے پیئے کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

اپنے قریب سے کھاؤ

(۳۱)عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: كُنْتُ فِي حِجْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ، فَقَالَ لِي: يَا غُلَامُ، سَمِّ اللهَ،

---

[1] (صحیح مسلم: 1598/3، حدیث نمبر: 2020، کتاب الْأَشْرِبَةِ)

وَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ۔[۲]

حضرت عمر بن ابی سلمہؓ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے زیر تربیت تھا اور میرا ہاتھ پیالے میں سب طرف گھوم رہا تھا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھ سے فرمایا اے لڑکے! اللہ کا نام لے اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھا اور اپنے سامنے سے کھا۔

تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز نہ بات کرے گا اور نہ ہی ان کی طرف نگاہ کرے گا

(۳۲)عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ« قَالَ: فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِرَارًا، قَالَ أَبُو ذَرٍّ: خَابُوا وَخَسِرُوا، مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: »الْمُسْبِلُ، وَالْمَنَّانُ، وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ۔[۳]

ابوذرؓ سے روایت ہے کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ تین آدمی ایسے ہیں کہ جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہیں کرے گا اور نہ ہی ان کی طرف نظر

---

[۲] (صحیح مسلم : 1599/3، حدیث نمبر : 2022، کتاب الْأَشْرِبَةِ)

[۳] (صحیح مسلم : 102/1، حدیث نمبر : 106، کِتَابُ الْإِيمَانَ)

رحمت سے دیکھے گا نہ انہیں گناہوں سے پاک وصاف کرے گا (معاف کرے گا) اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین بار یہ فرمایا: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ لوگ تو سخت نقصان اور خسارے میں ہوں گے یہ کون لوگ ہیں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے والا اور دے کر احسان جتلانے والا اور جھوٹی قسم کھا کر سامان بیچنے والا۔

جس گھر میں کتا یا فوٹو ہوگا اس میں رحمت کے فرشتے نہیں جائیں گے

(۳۳)عَنْ أَبِي طَلْحَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لاَ تَدْخُلُ المَلاَئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلاَ تَصَاوِيرُ۔[1]

حضرت ابوطلحہؓ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس گھر میں کتا یا تصویریں ہوں اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

تصویر نکالنے والے پر خدا کا عذاب

(۳۴)عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الحَسَنِ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: إِنِّي رَجُلٌ أُصَوِّرُ هَذِهِ الصُّوَرَ، فَأَفْتِنِي فِيهَا، فَقَالَ لَهُ: ادْنُ مِنِّي، فَدَنَا مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ: ادْنُ مِنِّي، فَدَنَا حَتَّى وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ، قَالَ: أُنَبِّئُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ

[1] (صحیح البخاری: 167/7، حدیث نمبر: 5949، کِتَابُ اللِّبَاسِ)

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: »كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ، يُجْعَلُ لَهُ، بِكُلِّ صُورَةٍ صَوَّرَهَا، نَفْسًا فَتُعَذِّبُهُ فِي جَهَنَّمَ« وقَالَ: »إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا، فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا نَفْسَ لَهُ-[۲]

سعید بن ابی الحسن رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اے ابوالعباس! میں تصویر سازی کا کام کرتا ہوں، مجھے اس کے جواز یا عدم جواز کے متعلق فتوی دیجئے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اسے دو مرتبہ اپنے قریب ہونے کا حکم دیا، چنانچہ وہ قریب ہو گیا پھر انہوں نے اس کے سر پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا میں تمہیں وہ بات بتا دیتا ہوں جو میں نے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے سنی ہے کہ ہر مصور جہنم میں جائے گا اور اس نے جتنی تصاویر بنائی ہوں گی اتنے ہی ذی روح پیدا کیئے جائیں گے جو جہنم میں اسے مبتلائے عذاب رکھیں گے، اگر تمہارا اس کے بغیر گذارہ نہیں ہوتا تو درختوں اور غیر ذی روح چیزوں کی تصویریں بنالیا کرو۔

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں

(۳۵)عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " خَمْسٌ تَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ: رَدُّ السَّلَامِ، وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ، وَإِجَابَةُ

[۲] (صحیح مسلم :3/1670،حدیث نمبر: 2110، کتاب اللِّبَاسِ وَالزِّينَةِ)

الدَّعْوَةِ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ ۔[1]

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا مسلمان کے پانچ حق ایسے ہیں جو اس کے بھائی پر واجب ہیں سلام کا جواب دینا، چھینکنے والے کے جواب میں یَرْحَمُکَ اللہ کہنا، دعوت قبول کرنا، مریض کی عیادت کرنا اور جنازوں کے ساتھ جانا۔

راستے میں بیٹھنے کی ممانعت اور اس کا حق

(۳۶) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ فِي الطُّرُقَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا بُدٌّ مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّهُ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا تم راستوں میں بیٹھنے سے بچو صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہمارے لئے تو بیٹھے بغیر کوئی چارہ کار ہی نہیں ہم وہاں باتیں کرتے ہیں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا جب تمہیں بیٹھنے کے

[1] (صحیح مسلم :4/1704، حدیث نمبر : 2162، کتاب السَّلَامِ)

علاوہ کوئی چارہ کار نہیں تو پھر راستے کا حق ادا کرو صحابہؓ نے عرض کیا راستے کا حق کیا ہے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا نظریں نیچی رکھنا اور کسی کو تکلیف دینے سے باز رہنا اور سلام کا جواب دینا اور نیکی کا حکم دینا اور بری باتوں سے منع کرنا۔

سوار کے ذمہ پیدل چلنے والے پر اور تھوڑے افراد کو چاہئے کہ زیادہ افراد کو سلام کریں

(۳۷)عَنْ ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال:قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یُسَلِّمُ الرَّاکِبُ عَلَی الْمَاشِیْ،وَالْمَاشِیْ عَلَی الْقَاعِدِ،وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ" [۲]

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سوار شخص پیدل چلنے والے کو، اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو، اور تھوڑے لوگوں کو چاہئے کہ زیادہ تعداد والوں کو سلام کریں۔

جو کسی کے گھر میں بغیر اجازت کے جھانکے اس کی آنکھیں پھوڑنے کی وعید

(۳۸)عن أبی هريرة:لوأنَّ امرءًا اِطَّلعَ عليكَ بغيرِ إذنٍ فخذفتَهُ بعصًا ففقأتَ عينَهُ لم يَكُن عليكَ جُناحٌ۔ [۳]

---

[۲] (صحیح مسلم ا ہـ ۲،۷

[۳] ابن حزم (۴۵۶ھ)، المحلی ۸/۲۴۱ • رواه البخاری ومن طريق أخری بحصاة وهو أصح. أخرجه البخاری (۶۹۰۲)، ومسلم (۲۱۵۸) باختلاف يسير.

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی شخص بغیر اجازت کے تمہارے (گھر) میں جھانکے تو لاٹھی یا پتھر سے اس کی آنکھیں پھوڑ دو، تمہیں کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

تشریح: یعنی سخت سزا کا وہ شخص مستحق ہوگا۔

کاہن اور نجومی کے پاس جانے سے چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوگی

(۳۹) عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ لَمْ يُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ۔

نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ایک زوجہ مطہرہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی کاہن (نجومی) کے پاس جائے اور اس کی باتوں کی تصدیق کرے تو اس کی چالیس دن تک کی نماز قبول نہ ہوگی۔

دس حدیثوں کا ضمیمہ

صحابہ کی عظمت اور ان کو برا کہنے کی مذمت

(۴۰) عن أبي هريرة: رضی الله عنه لا تَسبُّوا أصحابي فوالَّذي نَفسي بيدِهِ لَو أنَّ أحدَكُم أنفَقَ مثلَ أُحُدٍ ذَهَبًا ما أدرَكَ مُدَّ أحدِهِم ولا نصيفَهُ۔[1]

[1] (روہ مسلم)

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ میرے صحابہ کو برا نہ کہو اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی آدمی احد پہاڑ کے برابر سونا خیرات کرے گا تو وہ صحابہ کے ایک مد خیرات کو بھی نہیں پہنچ سکے گا اور نہ ہی صحابہ کے آدھے مد کا صدقہ کرنے کو پہنچ سکتا ہے۔

فائدہ: ہماری پہاڑوں جیسی نیکی صحابیؓ کی مٹھی برابر نیکی سے بھی کم درجہ کی ہے۔

ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ تو اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی رسوا کرتا ہے

عن أبي هريرة رضى الله تعالىٰ عنه :قال قالَ رسولُ اللهِ صلى اللهُ عليه وسلم لا تحاسَدُوا، ولا تناجَشُوا، ولا تباغَضُوا ولا تدابَرُوا، ولا يبِعْ بعضُكمْ على بيعِ بعضٍ، وكُونُوا عبادَ اللهِ إخوانًا، المسلِمُ أخُو المسلِمِ، لا يَظلِمُهُ ولا يَخذُلُهُ، ولا يَحقِرُهُ، التَّقْوى هٰهُنا - وأشارَ إلى صدْرِهِ - بِحسْبِ امْرِءٍ من الشَّرِّ أنْ يُحقِرَ أخاهُ المسلِمَ، كلُّ المسلِمِ على المسلِمِ حرامٌ، دمُهُ، ومالُهُ، وعِرضُهُ۔ الألبانی۔ [2]

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

---

[2] (روہ مسلم)

نے فرمایا تم لوگ ایک دوسرے پر حسد نہ کرو اور نہ ہی تناجش کرو (تناجش کی تشریح: تناجش بیع کی ایک قسم ہے) اور نہ ہی ایک دوسرے سے بغض رکھو اور نہ ہی ایک دوسرے سے روگردانی کرو اور تم میں سے کوئی کسی کی بیع پر بیع نہ کرے اور اللہ کے بندے بھائی بھائی ہوجاؤ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے ذلیل کرتا ہے اور نہ ہی اسے حقیر سمجھتا ہے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ فرمایا تقوی یہاں ہے کسی آدمی کے برا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر پورا پورا حرام ہے اس کا خون اور اس کا مال اور اس کی عزت وآبرو۔

نیک ہم نشیں اور اچھا ساتھی

عن أبي موسى الأشعري عبدالله بن قيس:] إنّما مَثَلُ الجَلِيسِ الصَّالِحِ، وجَلِيسِ السُّوءِ، كَحامِلِ المِسْكِ، ونافِخِ الكِيرِ، فَحامِلُ المِسْكِ، إمَّا أنْ يُحْذِيَكَ، وإمَّا أنْ تَبْتاعَ مِنْهُ، وإمَّا أنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً، ونافِخُ الكِيرِ، إمَّا أنْ يُحْرِقَ ثِيابَكَ، وإمَّا أنْ تَجِدَ رِيحًا خَبيثَةً۔[1]

حضرت ابوموسیٰ اشعری عبداللہ ابن قیس سے روایت کرتے ہیں کہ نیک اور بدہمنشیں کی مثال لوہے کی بھٹی دھونکنے والے اور مشک لینے والے کی مانند ہے

[1] الألباني (۱۴۲۰ھ)، صحیح الجامع ۲۳۶۸ • صحیح •

مشک والا یا تو مشک تمہیں دے گا یا تم اس سے خرید و گے یا اس سے اچھی خوشبو حاصل کرو گے۔ اور لوہا کی بھٹی دھونکنے والا یا تو تمہارے کپڑے جلا ڈالے گا یا اس سے بد بو آئے گی۔

فائدہ: اچھی صحبت سے اچھی چیز اور بری صحبت سے بری چیز ملے گی۔

پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی نصیحت

عن عائشة أم المؤمنين:ما زالَ جبريلُ يوصِيني بالجارِ، حتى ظننتُ أنه يورثَه، وما زالَ يوصِيني بالمملوكِ حتى ظننتُ أنه يضربُ لهُ أجلًا، أو وقتًا، إذا بلغَهُ عتقَ۔ [2]

سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جبرائیل (علیہ السلام) مجھے ہمیشہ پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی نصیحت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ پڑوسی کو وارث بنا دیں گے۔

نرمی

عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

[2] الجامع الصغير ٧٨٩٥ • حسن • أخرجه البخاري (٦٠١٤)، داود (٥١٥١)، والترمذي (١٩٤٢)، وابن ماجه (٣٦٧٣)، وأحمد (٢٤٢٦٠) مختصراً، والبيهقي (١٦٢١٩) واللفظ له)۔

يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمُ الْخَيْرَ كُلَّهُ۔[1]

حضرت جریرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نرمی سے محروم کردیا گیا وہ ساری خیر سے محروم کردیا گیا۔

اللہ کو نرمی پسند ہے

عن عائشة أم المؤمنين: عليك بالرِّفقِ، إنَّ الرِّفْقَ لا يَكونُ في شيءٍ إلَّا زانَهُ، ولا يُنْزَعُ من شيءٍ إلَّا شانَهُ۔[2]

زوجۂ رسولؐ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ رب العزت نرم اور مہربان ہے اور نرمی ومہربانی کو وہ پسند کرتا ہے اور نرمی پر وہ جو نوازتا ہے دوسرے کسی چیز پر نہیں نوازتا۔

غرور کا عذاب

عن أبي سعيد الخدري و أبي هريرة: قال اللهُ تعالَى: الكبرياءُ رِدائِي، والعِزُّ إزارِي، فمَنْ نازعَنِي في شيءٍ مِنهُما عذَّبْتُهُ۔[3]

حضرت ابوسعید خدریؓ وابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غرور وتکبر اس کی چادر ہے لہذا جو شخص یہ چادر

---

[1] (سنن ابوداؤد: جلد سوم: حدیث نمبر 1405 حدیث مرفوع مکررات 7 متفق علیہ 3)

[2] صحيح الجامع ١٨٠٤١ • صحيح • أخرجه مسلم (٢٥٩٤)

[3] الألباني (١٤٢٠ هـ)، صحيح الجامع ٤٣١٠ • صحيح)

مجھ سے (اللہ سے) چھینا چاہے گا اس کو عذاب سے دو چار کروں گا۔

بہترین شخص وہ ہے جو سلام میں پہل کرے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَ كُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ۔ [۴]

حضرت انس بن مالکؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور نہ حسد کرو اور نہ غیبت کرو اور اللہ تعالیٰ کے بندے بھائی بھائی ہو کر رہو اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ جدا رہے (قطع تعلق کرے)۔

سارے لوگوں کے دل اللہ کے ہاتھ میں ہیں

عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ قُلُوبَ بَنِي آدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ كَقَلْبٍ وَاحِدٍ يُصَرِّفُ كَيْفَ يَشَاءُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ اصْرِفْ قُلُوبَنَا إِلَى طَاعَتِكَ۔ [۵]

---

[۴] (صحیح بخاری: جلد سوم: حدیث نمبر 1023 حدیث متواتر حدیث مرفوع مکررات 10 متفق علیہ 8)

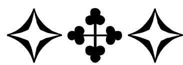
[۵] مسند احمد: جلد سوم: حدیث نمبر 2066 حدیث مرفوع مکررات 10

حضرت ابن عمروؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تمام بنی آدم کے دل اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان قلب واحد کی طرح ہیں وہ انہیں جیسے چاہے پھیر دیتا ہے پھر نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے دعاء کی کہ اے دلوں کو پھیرنے والے اللہ! ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت کی طرف پھیر دے۔

بندہ کی دعاء جلد بازی کی وجہ سے قبول نہیں ہوتی

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: لَايَزَالُ يُسْتَجَابُ الْعَبْدُ مَالَمْ يَدَعْ بِأثْمٍ أَوْقَطِيْعَةَرَحِمٍ مَالَمْ يَسْتَعْجِلْ قِيْلَ يَارسولُ اللہ :مَا الأسْتِعْجَالُ؟ قال: يَقُوْلُ:قَدْدَعَوْتُ فَلَمْ اَرَيُسْتَجَابُ لِيْ ،فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَذَالِكَ وَيَدَعُ الدُّعَاءَ۔[1]

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بندہ معصیت اور قطع رحمی سے پاک رہے اور دعاء میں عجلت سے نہ کام لے اس بندہ کی دعاء ہمیشہ قبول ہوتی ہے ،آپ علیہ الصلوۃ والسلام سے دریافت کیا گیا کہ یا رسول اللہ جلد بازی کیا ہے؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ کہتا ہے، میں نے دعاء کی، میں نے دعاء کی لیکن میری دعاء قبول نہیں ہوئی بس اسی طرح وہ مایوس ہوتے ہوتے دعاء کرنا ہی چھوڑ دیتا ہے۔



[1] (روہ مسلم)

اعلان

اگر کسی شخص کی یہ مبارک نیت ہو کہ اردو کے علاوہ دنیا کی دوسری زبانوں میں اس کی طباعت کی جائے تو اجازت لے کر چھاپ سکتے ہیں ،تا کہ امت اسلامیہ اور عام انسانوں کو زیادہ سے زیادہ نفع ہو (مرتب)

مؤلف کی مشہور کتابیں

1- رمضان المبارک سے محرم الحرام تک
2- اپنے عقائد کا جائزہ لیجئے
3- نکاح اور طلاق
4- حج گائیڈ
5- چالیس حدیثیں
6- جادوٹونا اور کہانت کا حکم
7- دس عظیم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا ایمان افروز واقعات
8- وعظ وادب کا خزانہ
9۔ عظمت قرآن
10۔ مسائل حاضرہ
11- قربانی کے ضروری مسائل
12۔ اصلاح کا تیر بہدف نسخہ
13- چراغ اصلاح

﴿مؤلف کا تعارف﴾

نام : علاءالدین قاسمی بن الحاج حافظ حبیب اللہ صاحب

ولادت و پیدائش : مقام و پوسٹ: جھگڑوا، تھانہ جمال پور، وایا
گھنشیام پور، ضلع دربھنگہ بہار (انڈیا) 847427

ابتدائی تعلیم : ناظرہ، وحفظ، وقرأت قرآن شریف: مدرسہ عربیہ حسینیہ چلہ امروہہ ضلع مرادآباد یوپی۔

عربی اول : جامعہ قاسمیہ شاہی مرادآباد (یوپی)

عربی دوم، سوم : مدرسہ جامعہ اسلامیہ جامع مسجد امروہہ (یوپی)

اعلیٰ تعلیم : عربی چہارم تا دورۂ حدیث دارالعلوم دیوبند

فراغت : ۱۹۹۱ء

بعد فراغت مصروفیات . . .

درس وتدریس : درجہ سوم تا ہفتم: مدرسہ حسینیہ شریوردھن کوکن مہاراشٹر

حرمین شریفین کی زیارت اور عملی سرگرمیاں: فریضۂ امامت اور جدہ اردو نیوز کے لئے کالم نگاری

موجودہ مصروفیات : خانقاہ اشرفیہ پالی کی ذمہ داری اور تصنیف وتالیف کے مشاغل۔